جادوگر اقرار کرے کہ میں نے جادو کیا اور اس سے یہ شخص قتل ہوا ہے۔

۱- ایسے شخص پر عدالت میں دعویٰ کیا جاتا ہے اور عدالت میں مذکورہ طریقے سے ثابت کیا جاتا ہے۔ جب عدالت مطمئن ہو جائے کہ جادوگر نے جادو کے ذریعے قتل کیا ہے تو اسے قتل کیا جائے گا۔

۲- امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر جادوگر پکڑا جائے اور وہ اعتراف کرے کہ وہ جادوگر ہے تو اسے عدالت میں اقرار کرنے یا گواہوں سے جادوگر ثابت کر دینے کی صورت میں قتل کرنے کی سزا دی جائے گی۔ کیونکہ جادوگر ایسے شرکیہ اعمال کرتے ہیں جو اسے مرتد بنا دیتے ہیں، اگرچہ اس نے جادو کے ذریعے کسی کو قتل نہ کیا ہو۔ حدیث میں آیا ہے: حد الساحر ضربه بالسيف ''جادوگر کی حد یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے''۔

۳- آپ اپنی بہن کے بارے میں بلاوجہ کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔ صبر سے کام لیں۔ ہمارے معاشرے میں ''جادو'' بہت کم ہے۔ اس لیے کہ جادو میں شیطان کی پوجا و پرستش کرنا پڑتی ہے، اس کے نام کی نذر و نیاز دینا پڑتی ہے، گندگی میں ملوث رہنا پڑتا ہے۔ نماز، روزہ اور عبادات ترک کرنا پڑتی ہیں اور غیراللہ کی پرستش کرنا پڑتی ہے۔ ایک کلمہ گو جو دین کی سمجھ رکھتا ہو جادوگر نہیں ہوسکتا۔ لوگ دکان داری کے طور پر اپنے آپ کو جادوگر ظاہر کرتے ہیں اور کمائی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تعزیری سزا دی جائے گی اور دکان داری سے روکا جائے گا۔ یہ حقیقت میں جادوگر نہیں ہوتے۔ اس لیے ان پر مقدمہ چلا کر جادوگر کی سزا نہیں دی جائے گی بلکہ شاطرانہ چالوں کے ذریعے برائی کو پھیلانے اور ناجائز کمائی کا دھندا کرنے کی سزا دی جائے گی۔ (احکام القرآن للجصاص، معارف القرآن، مفتی محمد شفیعؒ، تفسیر آیت سحر، پارہ اول)۔ (مولانا عبدالمالک)

مجبوری کی بنا پر جمع بین الصلاتین

س: ۱- ایک شخص رات کھانے سے پیشتر اعصاب کو سکون بخشنے والی ادویات استعمال کرتا ہے جس سے اس پر نماز عشاء سے قبل ہی نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جو اپنی مصروفیات یا ذمہ داریوں میں ایسا الجھا ہوا ہے کہ نماز عشاء بروقت ادا کرنے کے قابل نہ ہو اور نماز قضا ہونے کا احتمال ہو۔ کیا ایسے دونوں اشخاص کا نماز مغرب کے ساتھ نماز عشاء کا ملا کر پڑھنا (یعنی نماز مغرب ادا کر کے تسبیح و تہلیل کے بعد نماز عشاء ادا کرنا) جائز ہے؟

۲- ایک شخص مسجد کے پڑوس میں کاروبار کرتا ہے۔ کاروبار اس نے قرض لے کر شروع کیا ہے اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص دکان پر موجود نہیں ہوتا۔ نماز کے اوقات میں دکان بند کرنے سے

نقصان کا اندیشہ ہے اور سرمایہ ڈوبنے کا ڈر ہے۔ کیا ایسا شخص دکان پر نماز ادا کر سکتا ہے؟

ج: ۱- رات کے کھانے سے پہلے خواب آور ادویات کا استعمال یا دنیاوی کاروبار میں منہمک ہو جانا ایسے عذر نہیں ہیں کہ ان کے سبب نماز عشاء مقررہ وقت پر ادا نہ کی جائے۔ شدید مجبوری کی بنا پر جمع بین الصلاتین صرف درمیانی وقت میں کی جاسکتی ہے جو نماز مغرب کے پون گھنٹہ بعد شروع ہوتا ہے۔ آپ یہ طریقہ اختیار کر سکتے ہیں کہ نماز مغرب کے پون گھنٹے بعد نماز عشاء پڑھ کر دوائیں اور کھانا کھالیں۔ اس طرح شریعت کی پابندی اور عذر کی رعایت بھی ہو جائے گی۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک شام کے بعد اُفق پر سرخی کے بعد جو سفیدی آتی ہے وہ جمع بین الصلاتین کا وقت ہے جو غروب آفتاب کے تقریباً پون گھنٹہ بعد شروع ہو جاتا ہے۔

دنیاوی کاروبار میں مشغولیت کی وجہ سے نماز عشاء کی تقدیم درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں ایسے کاروبار اور تجارت سے منع فرمایا ہے جو یاد الٰہی اور نماز سے غافل کرنے والی ہو۔ فرمایا گیا: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ o (الجمعہ ۶۲:۱۱) ''اور جب انھوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اُس کی طرف لپک گئے اور تمھیں کھڑا چھوڑ دیا۔ اِن سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے''۔

اسی طرح جو لوگ اپنے کاروبار زندگی کے دوران نماز اور دیگر عبادات میں خلل نہیں آنے دیتے، ان کی تحسین اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کی ہے: رِجَالٌ لا لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ص (النور ۲۴:۳۷) ''اُن میں ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور اقامت نماز و ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کر دیتی''۔

اس لیے کاروبار میں اُلجھ کر رہ جانا یا خواب آور ادویات کے استعمال سے نماز کو اپنے مخصوص اوقات سے مقدم یا موخر کرنا درست نہیں ہے۔

۲- نفع و نقصان کا خدشہ ہر وقت موجود ہے۔ جو کچھ اللہ نے کسی کے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ اس کو مل کر رہے گا۔ محض چند خدشات کی وجہ سے نماز کو گھر یا دکان میں پڑھنا درست نہیں۔ (ع۔م)

شطرنج کھیلنا

س: ہمارے گھر میں کبھی کبھار شطرنج بغیر کسی شرط اور کسی قابل اعتراض بات کے صرف تفریح کے لیے کھیلی جاتی ہے، وہ بھی مخصوص حدود کے اندر کہ وقت کی بربادی اور ضیاع کا باعث نہ بنے۔ میری